قرآنی بیان

جانے پہچانے نبی

(پارہ 1، سورۂ بقرۃ 89)

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجد (دعوتِ اسلامی)
کے تحت مساجد کے لئے

جمعۃ المبارک کا بیان

(For Islamic Brothers)

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجِد (دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجِد کے لیے
22 اگست، 2025ء (بمطابق: 27 صفر شریف، 1447ھ) کے جمعۃُ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام

(پارہ: 1، سورۂ بقرۃ: 89)

جانے پہچانے نبی

اِس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿.. اَنصار کے اِیمان لانے کا سبب — صفحہ: 5
✿.. وسیلہ مصطفےٰ سُنّتِ انبیا ہے — صفحہ: 8
✿.. آخری نبی کی آمد کا ستارہ — صفحہ: 17
✿.. 1500 ویں جشن کی زیادہ دُھوم کیوں؟ — صفحہ: 20

پیشکش
اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ
Islamic Research Center
(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

FOR FEEDBACK
(+92) 315 2692 786

GET MORE SPEECHES
(+92) 310 8882 033

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ الله وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ الله وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ الله

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: اِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يَسْاَلَ، فَلْيَبْدَاْ بِالْمِدْحَةِ، وَالثَّنَاءِ عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ، ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ لِيَسْاَلْ بَعْدُ فَاِنَّهُ اَجْدَرُ اَنْ يَّنْجَحَ۔ [1]

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی دُعا کرنے کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ اللہ پاک کی شان کے لائق اس کی تعریف کرے پھر نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر درود بھیجے پھر اس کے بعد دعا کرے کہ یہ دُعا کی قبولیت کے زیادہ لائق ہے۔

کہا خُدا نے پڑھو مومنو! نبی پہ درود
بس اب ہمیں تو یہ وِردِ درود ہے طاعات
قبولیت ہے دعا کو درود کے باعث
یہ ہے درود کی ثابت کرامت و برکات
خدائے پاک سے یہ آرزو ہے کافیؔ کی
درود سرورِ عالم پہ بھیجئے دن رات [2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... معجم کبیر، جلد:4، صفحہ:497، حدیث:8692۔

2 ... کافی کی نعت، صفحہ:41 ملتقطاً۔

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْکَرِیْم(اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے):

وَ لَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ۫ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾ (پارہ:1، سورۂ بقرۃ:89)

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم وَ صَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْم صلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور جب اُن کے پاس اللہ کی وہ کتاب آئی، جو اُن کے پاس (موجود) کتاب کی تَصدِیق کرنے والی ہے اور اِس سے پہلے یہ اِسی نبی کے وَسیلہ سے کافِروں کے خِلاف فَتح مانگتے تھے تو جب اُن کے پاس وہ جانا پہچانا نبی تشریف لے آیا تو اُس کے منکر ہو گئے تو اللہ کی لعنت ہو اِنکار کرنے والوں پر۔

آیتِ کریمہ کی مختصر وضاحت

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے پارہ: 1، سورۂ بقرہ، آیت: 89 سُننے کی سَعادت حاصِل کی، اِس آیتِ کریمہ میں بات بنی اسرائیل کی ہے اور شانیں مصطفےٰ جانِ رحمت صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی بیان ہوئی ہیں۔ آیئے! آیتِ کریمہ کی وضاحت سُنتے ہیں۔ اللہ پاک نے فرمایا:

وَ لَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ (پارہ:1، سُورۂ بقرۃ:89)	**تَرجَمۂ کنزُالعِرفان:** اور جب اُن کے پاس اللہ کی وہ کتاب آئی، جو اُن کے پاس (موجود) کتاب کی تَصدِیق کرنے والی ہے۔

یعنی قرآنِ کریم اتنی بلند رُتبہ اور ایسی شان والی کتاب ہے کہ اِس نے آکر **تَورات و اِنجیل** کی تَصدِیق کر دی۔[1] چونکہ قرآنِ کریم بنی اِسرائیل اور اِن کی آسمانی کتابوں کی شان

[1] ...تفسیر طبری، پارہ:1، سورۂ بقرۃ، زیرِ آیت:89، جلد:1، صفحہ:154، رقم:1520۔

بڑھانے والی کتاب ہے، اِن کے سچا ہونے کی گواہ ہے، لہٰذا اِنہیں چاہیے تھا کہ فورًا قرآن پر اِیمان لے آتے، مَحْبُوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سُلطان صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاتے۔ مگر اِن کی حالت دیکھو...!! مَحْبُوبِ ذیشان صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری سے پہلے اِن کے جذبات اور تھے، اب کچھ اور ہی ہو گئے ہیں۔ پہلے جذبات کیا تھے؟

وَ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ (پارہ:1، سورۂ بقرۃ:89)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور اس سے پہلے یہ اسی نبی کے وسیلہ سے کافروں کے خلاف فتح مانگتے تھے۔

یعنی پہلے یہ مَحْبُوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سُلطان صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے نام کے وسیلے سے دُعائیں کرتے، مشکلات میں، پریشانیوں میں، جنگوں میں آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے نام کے وسیلے دے کر دُعا مانگتے اور فتح پایا کرتے تھے۔

تیرے وسیلے سے مانگی جو دُعا ہم نے

حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہما جو صحابیٔ رسول ہیں، آپ کو **تَرجمانُ القرآن** کہا جاتا ہے، **فرماتے ہیں:** اِسلام آنے سے پہلے خیبر کے یہودیوں اور قبیلہ غَطْفَان کے درمیان دُشمنی تھی، اُن کی آپس میں جنگیں ہوتی تو یہود شکست کھا جایا کرتے تھے۔ جب یہ دیکھتے کہ اب تو بَس ہم شکست کھا ہی جائیں گے تو دُعا کرتے:

اِنَّا نَسْاَلُكَ بِحَقِّ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ وَعَدْتَنَا اَنْ تُخْرِجَهٗ لَنَا فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ اِلَّا تَنْصُرُنَا عَلَیْهِمْ

اے اللہ پاک! وہ نبی اُمّی جن کی آمد کا تُو نے وعدہ فرمایا ہے، وہ جو آخری نبی بن کر تشریف

لائیں گے، اللہ پاک! ہم اُن کے وسیلے سے دُعا کرتے ہیں، ہمیں دُشمن پر فتح عطا فرمایا۔ جب یہ لوگ یہ دُعا مانگ لیتے تو اللہ پاک ہاری ہوئی جنگ میں اُنہیں فتح عطا فرما دیتا تھا۔[1]

اَنْصار کے اِیمان لانے کا سبب

اَنْصار صحابۂ کرام رَضِیَ اللہ عنہم یعنی وہ خوش نصیب جو پہلے سے ہی مدینے میں رہتے تھے، پھر اُنہوں نے اسلام قبول کیا اور پیارے مَحْبوب صلی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم پر اپنے تَنْ، مَنْ، دَھَنْ وار دیئے! اُن خوش نصیب صحابۂ کرام رَضِیَ اللہ عنہم کے اِیمان قبول کر لینے کا ایک سبب بھی یہی تھا۔ یہ چونکہ مدینے میں (یعنی اس وقت جو یثرب تھا، وہاں) رہتے تھے، وہاں کے یہود اُنہیں بات بات پر کہا کرتے تھے: بَس آخری نبی صلی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم تشریف لانے ہی والے ہیں، جب وہ تشریف لے آئیں گے، ہم اُن کی غُلامی اِختیار کریں گے، پھر ہمیں تم پر غلبہ مِل جائے گا۔

چونکہ اَنْصار یہود سے یہ باتیں سُنتے ہی رہا کرتے تھے، لہٰذا جب پیارے آقا، مکی مَدَنی مُصطفےٰ صلی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے آئے، اَنْصار نے خبر سُنتے ہی آپ کا کلمہ پڑھ لیا۔[2]

اِن بنی اسرائیل کا حال کیا ہوا...؟ اللہ پاک فرماتا ہے:

فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ؗ (پارہ:1، سورۂ بقرۃ:89)

تَرجَمۂ کَنزُالعِرفَان: تو جب ان کے پاس وہ جانا پہچانا نبی تشریف لے آیا تو اس کے مُنکر ہو گئے۔

یعنی بنی اسرائیل کو چاہیے تو یہ تھا کہ مَحْبوب صلی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں پر نثار ہو

---

1 ...تفسیر قرطبی، پارہ:1، سورۂ بقرۃ، زیرِ آیت:89، جلد:1، جز:2، صفحہ:19۔

2 ...سیرتِ مصطفیٰ، صفحہ:150-151 ملخصاً۔

جاتے، دوجہاں کی بھلائیاں پالیتے مگر افسوس! جب وہ جانے پہچانے نبی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے آئے تو یہی... اُن کے وسیلے سے دُعائیں کرنے والے، ان کے نام سے برکتیں لوٹنے والے... اُن پر بد بختی غالِب آئی اور یہ کفر کے گڑھے میں جا گرے۔

فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ ﴿۸۹﴾ (پارہ:1، سورۂ بقرۃ:89)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: تو اللہ کی لَعنت ہو اِنکار کرنے والوں پر۔

اللہُ اکبر! پیارے اسلامی بھائیو! دیکھیے! کیسی بات ہے۔ بنی اسرائیل کی بتائی ہوئی باتوں کی وجہ سے اَنصار کو اِیمان کی دولت نصیب ہوئی اور وہ دُنیا و آخرت میں بلند مقام پا گئے۔ مگر اُن بنی اسرائیل کی بد بختی کہ یہ خُود کفر کے گڑھے میں گِرے اور دونوں جہانوں میں ذلیل و رُسوا ہو کر رہ گئے۔

یا شاہ تیرا مُنکر مَردُودِ اِیزَدی ہے
وہ ہے خُدا کا بندہ جو ہے غُلام تیرا

لفظی معنیٰ: اِیزَدی، بارگاہِ الٰہی

آیتِ کریمہ سے ملنے والے 2 سبق

پیارے اسلامی بھائیو! اِس آیتِ کریمہ میں ہمارے لیے سیکھنے کے سبق تو کافی سارے ہیں، میں صِرف 2 باتوں کو ذرا وضاحت اور تفصیل سے عرض کرتا ہوں:

وسیلے سے دُعا کرنا جائِز ہے

ایک قاعِدہ ذِہن میں رکھیے! پچھلی اُمّتوں کا ہر وہ کام جو اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں ذِکر کیا مگر اس کو بُرا نہیں کہا، وہ کام ہمارے لیے بھی جائِز اور اچھا ہے۔

اِس مقام پر اللہ پاک نے فرمایا:

وَ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْاۚ (پارہ:1، سورۂ بقرۃ:89)	ترجمۂ کنزُالعرفان: اور اس سے پہلے یہ اسی نبی کے وسیلہ سے کافروں کے خلاف فتح مانگتے تھے۔

لفظِ عَلٰی جب طلب اور دُعا کے ساتھ آئے تو یہ مشکل پر دلالت کرتا ہے۔(1) یعنی بنی اسرائیل کو جب بھی اُس وقت کے غیر مسلموں کے مقابلے میں مشکل پیش آتی تھی تو یہ اُس مشکل کے حل کے لیے محبوب صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے وسیلے سے دُعا کیا کرتے تھے۔

اللہ پاک نے پچھلی قوموں کا یہ عَمَل ذِکْر کیا مگر اُس کو بُرا نہیں کہا، اِس سے پتا چلا؛ کہ یہ عمل یعنی پیارے نبی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے وسیلے سے دُعا کرنا، ہمارے لیے نہ صِرف جائِز بلکہ اچھا اور مُسْتَحَب ہے کہ ❁ جب بھی مشکل آئے ❁ پریشانی آئے ❁ کام اٹک جائیں ❁ معاشی پریشانیاں ہو جائیں ❁ قرض چڑھ جائیں ❁ بیماریاں گھیر لیں ❁ نیک خواہشات پُوری نہ ہو پا رہی ہوں ❁ قبر و آخرت کا خوف کھائے ❁ جہنّم کا ذِکْر سُن کر دِل پھٹنے لگے، ہمیں چاہیے کہ ہم مَحْبُوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سُلطان صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے وسیلے سے دُعا کریں، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! مشکلات حل ہو جائیں گی۔(2)

دونوں جہاں میں دُنیا و دِیں میں	ہے اِک وَسیلہ نامِ مُحَمَّد
مؤمن کو کیوں ہو خطرہ کہیں پر	دِل پر ہے کَندہ نامِ مُحَمَّد
روزِ قیامت مِیزان و پُل پر	دے گا سہارا نامِ مُحَمَّد

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:1، سورۂ بقرۃ، زیرِ آیت:89، جلد:1، صفحہ:544و545 مفہوماً۔
2 ... سیرتِ مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم، صفحہ:854 مفصلاً۔

وسیلہ مصطفےٰ سُنّتِ انبیا ہے

علّامہ سُبْکی رحمۃُ اللہِ علیہ بہت بڑے اِمام گزرے ہیں، آپ لکھتے ہیں: پیارے آقا، مکی مَدَنی مُصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے وسیلے سے دُعائیں کرنا سنّتِ انبیا ہے۔

مزید فرماتے ہیں: ❁ پیارے آقا صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی دُنیا میں تشریف آوری سے پہلے ❁ آپ کی ظاہِری زندگی مُبارَک میں اور ❁ دُنیا سے پردہ فرمالینے کے بعد، جب سے دُنیا بنی ہے، جب تک رہے گی آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کا وسیلہ پکڑا جاتا رہا ہے، آیندہ بھی پکڑا جاتا رہے گا، بلکہ اِس دُنیا کے بعد روزِ قیامت بھی سب انہی مَحْبوب صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کا وسیلہ تلاش کریں گے۔[1]

ہر اِک پیشِ خالق اَزَل سے اَبَد تک　　وسیلہ اسی ذات کا چاہتا ہے
عجب پیارا مژدہ ہے یُحْبِبْکُمُ الله　　کہ بندوں کو ان کے خدا چاہتا ہے[2]

وضاحت: دُنیا کے پہلے دن سے لے کر قیامت کے دن تک اللہ پاک کی بارگاہ میں مَحْبُوبِ ذیشان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کا ہی وسیلہ پیش کیا جاتا ہے، حبیبِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی کیسی پیاری شان ہے کہ جو آپ کی غلامی اختیار کرے، اللہ پاک کا محبوب ہے، اللہ پاک کا مَحْبُوب بن جاتا ہے۔

حضرت آدم علیہ السَّلام اور وسیلہ مصطفےٰ

حضرت آدم علیہ السَّلام نے عرش کے پائے پر، جنّت میں ہر ہر جگہ پر اللہ پاک کے نام

1 ... شفاء السقام، الباب الثامن فی التوسل والاستغاثۃ... الخ، صفحہ: 359و360 ملتقطاً ماخوذاً۔
2 ... قبالۂ بخشش، صفحہ: 292۔

کے ساتھ نامِ مُحَمَّد لکھا دیکھا تھا۔ عرض کیا: اے اللہ پاک! یہ مُحَمَّد صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کون ہیں؟ فرمایا:

هٰذَا وَلَدُكَ الَّذِىْ لَوْلَاهُ مَا خَلَقْتُكَ

ترجمہ: اے آدم! یہ آپ کی اَوْلاد میں سے ہیں، اگر مُحَمَّد نہ ہوتے تو میں آپ کو بھی پیدا نہ کرتا۔

پھر جب حضرت آدم علیہ السّلام جنّت سے باہَر تشریف لائے تو عرض کیا:

يَا رَبِّ بِحُرْمَةِ هٰذَا الْوَلَدِ اِرْحَمْ هٰذَا الْوَالِدُ

ترجمہ: اے اللہ پاک! اُس عزّت دار بیٹے کے صدقے، اس والِد (یعنی مجھ) پر رحم فرما۔

اللہ پاک نے فرمایا:

يَا آدَمُ، لَوْ تَشَفَّعْتَ اِلَيْنَا بِمُحَمَّدٍ فِیْ اَهْلِ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ لَشَفَّعْنَاكَ

ترجمہ: اے آدم علیہ السّلام! اگر آپ مُحَمَّد صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے وسیلے سے تمام آسمانوں اور تمام زمین والوں کے لیے دُعا کرتے تو ہم سب کے حق میں آپ کی دُعا قبول فرمالیتے۔ (1)

صحابیِ رسول حضرت جابِر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عنہ نے کتنی پیاری بات کہی، اَشْعار کی صُورت میں شانِ مصطفےٰ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

بِهٖ قَدْ اَجَابَ اللّٰهُ آدَمَ اِذْ دَعَا
وَنُجِّیْ فِیْ بَطْنِ السَّفِيْنَةِ نُوْحُ

ترجمہ: اِنہی کے وسیلے سے اللہ پاک نے آدم علیہ السّلام کی دُعا قبول فرمائی، اِنہی کے

---

(1)...المواہب اللدنیہ، المقصد الاول، تشریف اللہ تعالیٰ لہ، جلد:1، صفحہ:43۔

صدقے حضرت نُوح علیہ السّلام کو کشتی میں نجات بخشی گئی۔

وَمَا ضَرَّتِ النَّارُ الْخَلِيْلَ لِنُوْرِهٖ
وَمِنْ اَجْلِهٖ نَالَ الْفِدَاءَ ذَبِيْحُ

ترجمہ: اِنہی کے نُور کی بَرَکت سے اِبْرَاہیم علیہ السّلام پر آگ ٹھنڈی ہو گئی، اِنہی کے صدقے حضرت اِسْماعیل علیہ السّلام کے لیے جنّت سے فدیہ بھیجا گیا۔[1]

بارِش فوراً بَرسنے لگ گئی

سیرت کی کتابوں میں روایت ہے، ایک صاحِب تھے: جُلْهُمَه۔ یہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں مکّے پہنچا، یہاں اُن دِنوں قحط سالی تھی، لوگ بُھوک سے نڈھال تھے۔ میں نے دیکھا کہ قریش کے لوگ اَبُوطالِب کے پاس پہنچے، کہا: اے اَبُوطالِب...!! وادیاں خشک ہو گئیں، گھرانے بُھوک، پیاس سے تنگ ہیں، آؤ! بارِش کی دُعا کرو...!!

یہ سُن کر اَبُوطالِب میدان کی طرف روانہ ہوئے، ان کے ساتھ ایک ننھے شہزادے بھی تھے، كَاَنَّهٗ شَمْسُ دَجْنٍ سُبْحٰنَ الله! وہ کیسے حَسِین تھے، اُن کا چہرۂ پاک یُوں چمک رہا تھا، گویا بادلوں کے درمیان سے سُورج نکل آیا ہو۔ ایک بادَل اُن کے سر پر ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔ ساتھ میں اور بچے بھی تھے۔

چلتے چلتے اَبُوطالِب کعبہ شریف کے پاس پہنچے اور اُن ننھے دِل رُبا کو کعبے کے ساتھ ٹیک لگا کر بٹھا دیا۔ اُس وقت آسمان پر بادل کا نشان تک نہیں تھا، اُن شہزادے نے بس اپنی اُنگلی ہی اُٹھائی، اللہ! اللہ! اُنگلی اُٹھنے کی ہی دیر تھی کہ چاروں طرف سے بادل اُمنڈ آئے اور

---

1 ...المواہب اللدنیہ، المقصد العاشر، الفصل الثانی، جلد:3، صفحہ:418۔

تیز بارش شروع ہوگئی۔اِس موقع پر اَبُوطالِب نے کہا تھا:

وَاَبْيَضُ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ | ثِمَالُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِلْاَرَامِلِ

ترجمہ: اور وہ چمکدار چہرے والے ہیں کہ جن کے وسیلے سے بارش مانگی جاتی ہے،وہ یتیموں کا سہارا اَور بیواؤں کے لیے پناہ ہے۔[1]

مولانا حَسَن رضا خان صاحِب رحمۃُ اللہِ علیہ نے کیا خُوب کہا:

بے یارو مددگار جنہیں کوئی نہ پوچھے | ایسوں کا تجھے یار و مددگار بنایا[2]

نام اُن کا لیا، کام اپنا ہو گیا

منقول ہے: (مراکش کے شہر)فاس میں ایک نیک عورت رہتی تھی،اُس کی عادَت تھی کہ جب اُسے کوئی تنگی یا پریشانی دَرپیش ہوتی تو وہ دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر رکھتی اور آنکھیں بند کرکے پیار سے کہتی:مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔(بس نامِ مُحَمَّد کی بَرَکت سے اُس کی پریشانی دُور ہو جاتی)۔جب اُس عورت کا انتقال ہوا تو کسی رشتے دار(***Relative***)نے اُسے خواب میں دیکھ کر پوچھا:آپ نے قبر میں سُوال کرنے والے 2 فرشتوں مُنْکَر نَکِیْر کو دیکھا؟اُس نے جواب دیا:ہاں!وہ میرے پاس آئے تھے۔انہیں دیکھ کر میں نے اپنی عادَت کے مُطَابق دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر رکھ کر کہا:مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔جب میں نے چہرے سے ہاتھ ہٹائے تو دونوں فرشتے جا چکے تھے۔[3]

1...خصائص کبری،باب استسقاء ابی طالب بہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم،جلد:1،صفحہ:146۔
2...ذوقِ نعت،صفحہ:49۔
3...شواہد الحق،الباب السادس،الفصل الثانی فی ذکر من استغاث بہ...الخ،صفحہ:230ملتقطا۔

گنہگاروں کی اِس سے مشکلیں آسان ہوتی ہیں
نہ کیونکر سب سے بڑھ کر نام ہو پیارا مُحَمَّد کا[1]

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ ہم محبوب صلی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے وسیلے سے دُعائیں مانگا کریں۔ اور ہاں! یہ ضروری نہیں کہ آپ صلی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ پاک ہی کا وسیلہ پیش کیا جائے۔ نہیں...! نہیں! ❁ آپ صلی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے اَبْرُو مبارَک کا وسیلہ پیش کریں ❁ زُلفِ پاک کا وسیلہ پیش کریں ❁ چمکتے ہوئے رُخساروں کا وسیلہ پیش کریں ❁ گورے گورے ہاتھوں کا وسیلہ پیش کریں بلکہ ❁ وہ مُقَدَّس زمین جس پر آپ صلی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے قَدَم مبارَک لگے، اُس زمین کے ایک ایک ذَرّے کا وسیلہ پیش کریں، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دُعائیں قبول ہوں گی۔ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللّٰہِ علیہ نے دیکھئے! کیسے دُعائیں کی ہیں، کہتے ہیں:

یاالٰہی! ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہِ مشکل کُشا کا ساتھ ہو
یاالٰہی! بُھول جاؤں نَزْع کی تکلیف کو
شادیِ دِیدار حُسنِ مصطفےٰ کا ساتھ ہو
یاالٰہی! جب بَہیں آنکھیں حسابِ جُرم میں
ان تبسّم ریز ہونٹوں کی دُعا کا ساتھ ہو
یاالٰہی! رنگ لائیں جب مِری بے باکیاں
اُن کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو[2]

جانے پہچانے نبی صلی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے آیتِ کریمہ سُنی، اِس میں محبوب صلی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی

---

1 ...قبالۂ بخشش، صفحہ:53۔

2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:132و133 ملتقطاً۔

ایک شان یہ بیان ہوئی کہ آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا چرچا بلند ہے، آپ جانے پہچانے نبی ہیں۔ فرمایا:

فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا (پارہ:1، سورۂ بقرۃ:89)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفَان : تو جب ان کے پاس وہ جانا پہچانا نبی تشریف لے آیا۔

معلوم ہوا؛ اَہلِ کتاب آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو خوب پہچانتے تھے۔

دوسرے مقام پر اللہ پاک نے فرمایا:

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ؕ (پارہ:2، سورۂ بقرۃ:146)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفَان : وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی ہے وہ اس نبی کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔

مشہور مُفَسّرِ قرآن مُفتی اَحمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس آیت کے تحت لکھتے ہیں: یعنی اَہْلِ کِتاب (جو تورات اور انجیل کا عِلْم رکھتے تھے) وہ پیارے اور مَحْبوب نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو پہچانتے ہیں۔ کتنا پہچانتے ہیں؟ کیسے پہچانتے ہیں؟ فرمایا: جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں کہ بچہ اگر ہزار بچوں میں بھی کھڑا ہو تو پہچان لیں گے کہ میرا بیٹا وہی ہے ۞ کبھی کسی وقت بھی شک نہیں کرتے کہ شاید یہ میرا بچہ نہ ہو ۞ دُور سے اُس کی آواز سُن کر ۞ چال ڈھال دیکھ کر بھی پہچان لیتے ہیں کہ یہ میرے بیٹے کی آواز ہے، یہ میرے بیٹے کے چلنے کا انداز ہے، ایسے ہی یہ اَہْلِ کتاب پیارے رسول، رسولِ مَقْبول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو بھی آپ کی مُبارَک صُورت سے، آپ کی چال سے، گفتگو کے اَنداز سے بلکہ ہر ہر اَدا سے پہچانتے ہیں۔ (1)

---

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:2، البقرہ، زیرِ آیت:146، جلد:2، صفحہ:44 بتغیر قلیل۔

حضرت عبد اللہ بن سَلام رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی گواہی

روایات میں ہے: اَہْلِ کتاب کے بڑے عالِم حضرت عبد اللہ بن سلام رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے جب اِیمان قبول کیا تو حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے اُن سے پُوچھا: اس آیت میں جو بتایا گیا کہ اَہْلِ کتاب محبوبِ رَبّ، سردارِ عرب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو پہچانتے ہیں، اِس پہچان کا کیا مطلب ہے؟ حضرت عبدُ اللہ بن سلام رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے کہا: اے عمر (رَضِیَ اللّٰہُ عنہ)! میں نے حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا تو بغیر کسی شک وشُبہ کے فوراً پہچان لیا اور میرا حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو پہچاننا، اپنے بیٹوں کو پہچاننے سے زیادہ کامِل و مکمل تھا۔ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے پُوچھا: وہ کیسے؟ کہا: نبیوں کے سردار، مکی مَدَنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے اَوصاف ہماری کتاب تَورات میں اللہ پاک نے بیان کئے ہیں (اِس لیے میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو پختہ یقین کے ساتھ پہچانتا ہوں) جبکہ بیٹے کو بیٹا سمجھنا تو صِرف عورتوں کے کہنے سے ہے۔ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے جب یہ بات سُنی تو جوشِ محبّت سے حضرت عبد اللہ بن سلام رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا ماتھا چُوم لیا۔ (1)

حَیّ باقی جس کی کرتا ہے ثَنا | مَرتے دَم تک اُس کی مِدحت کیجیے!
جس کا حُسْن اللہ کو بھی بھا گیا | ایسے پیارے سے محبّت کیجیے! (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پچھلی کتابوں میں والِدِ مصطفٰے کا ذِکر

روایات میں ہے: ملکِ شام کے اَہْلِ کتاب (یعنی تورات اور انجیل شریف پر ایمان رکھنے کا

---

1 ... تفسیرِ خازن، پارہ:2، البقرہ، زیر آیت:146، جلد:1، صفحہ:90 ملتقطاً۔

2 ... حدائقِ بخشش، صفحہ:195 بتقدیم و تاخیر۔

دعویٰ کرنے والوں) کے پاس حضرت یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے خُون مُبارَک سے آلود سَفید جُبَّہ تھا اُن کی کتابوں میں لکھا تھا: جس رات اِس جبے سے خُون ٹپکے، جان لو کہ وہ رات والدِ مُصطفےٰ (یعنی حضرت عبدُاللہ رَضِیَ اللہ عنہ) کی وِلادت کی رات ہو گی۔ چُنانچہ جس رات حضرت عَبْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عنہ کی ولادت (**Birth**) ہوئی، اس جبے کے ذریعے ملکِ شام (**Syria**) کے اَہْلِ کتاب کو اِس کی خبر ہو گئی اور وہ آپ رَضِیَ اللہُ عنہ کو شہید کرنے کے اِرادے سے حرمِ پاک آئے مگر اللہ پاک نے آپ رَضِیَ اللہُ عنہ کو اُن کے شَر سے مَحْفُوظ رکھا اور وہ ناکام ونامُراد واپس لَوٹ گئے، اُس کے بعد جب کوئی مُسافِر حرمِ پاک سے ملکِ شام جاتا، اَہْلِ کتاب اس سے حضرت عَبْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عنہ کے مُتَعَلِّق پُوچھتے، آنے والا بتاتا: اُن کا نُور پوری آب و تاب سے قریش میں جگمگا رہا ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! شانِ مُصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم دیکھئے! آج ٹیکنالوجی کا دَور ہے، سٹیلائیٹ (**Satellite**) کے ذریعے ہم یہاں بیٹھ کر پُوری دُنیا کو دیکھ سکتے ہیں، دُنیا کے کس کونے میں کیا ہو رہا ہے، یہ پتا لگانا آج کے دور میں زیادہ مشکل کام نہیں ہے۔ مگر وہ دَوْر دیکھئے! لوگ کبوتروں کے ذریعے پیغام بھیجا کرتے تھے، اُس دَور میں حضرت عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عنہ کی وِلادتِ پاک مکّہ شریف میں ہوئی ہے، اَہْلِ کتاب مُلکِ شام میں ہیں، تقریباً 2 ہزار کلو میٹر کا سَفَر ہے، اِس دور میں گھوڑے وغیرہ کے ذریعے مکہ سے شام جانے کے لیے تقریباً 40 دِن لگتے تھے۔ وِلادت مکہ میں ہوئی، اِتنی دُور بیٹھے اَہْلِ کتاب کو فوراً اپتا چل گیا کہ آج خُود مُصطفےٰ جانِ رحمت صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نہیں بلکہ اُن کے والِدِ محترم کی وِلادت ہو گئی ہے۔

اِس سے اَندازہ لگائیے! پچھلی کتابوں میں کس تفصیل کے ساتھ مَحْبُوب صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ

---

1 ... تاریخ الخمیس، الطلیعۃ الثالثۃ فی ولادۃ عبد اللہ...الخ، جلد: 1، صفحہ: 331 ملتقطًا۔

وَسَلَّم کا ذِکرِ خیر موجود تھا۔ پھر یہ بھی دیکھئے! کہ ہم اپنی اَوْلاد کو دیکھ کر پہنچان سکتے ہیں، اِن کی آواز سُن کر پہچان سکتے ہیں، زیادہ گہری محبّت ہو تو سُونگھ کر بھی پہچانا جا سکتا ہے مگر اتنی دُور بیٹھ کر مَحْبوب صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو نہیں بلکہ اُن کے والِدِ محترم کی وِلادت کو پہچان لینا...!! اَللّٰہُ اَکْبر! اَندازہ کیجیے! یہ لوگ پیارے مَحْبوب صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو کس قدر پہچانتے تھے۔

آخری سُرخ سِتارا

حضرت مالِک بن سِنَان رَضِیَ اللہُ عنہ مدینہ مُنَوَّرہ میں رہتے تھے، جس رات پیارے آقا، مکی مَدَنی مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادت ہوئی، اُس رات مدینۂ پاک میں کیا صُورتِ حال تھی، حضرت مالِک بن سِنَان رَضِیَ اللہُ عنہ نے اُسے بیان کیا ہے۔

حضرت مالِک بن سنان رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ❁ مدینے کی ایک رات تھی، میں یُونہی گپ شپ کے لیے قبیلہ بنو عَبْدُ الاَشْہَل میں اپنے دوستوں کے پاس گیا، وہاں یُوشَع نامی ایک یہودی تھا، کیا دیکھتا ہوں کہ اُس نے لوگوں کو جمع کیا ہوا ہے اور کہہ رہا ہے: **اَحْمد نبی** (صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کی آمد کا وقت قریب ہے، وہ مکّے میں تشریف لائیں گے۔ پھر اُس کے بعد یُوشَع نے آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا حُلیہ مُبارَک اور تفصیل کے ساتھ اَوْصاف بیان کئے۔ حضرت مالِک بن سِنَان رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میں اُس کی باتیں سُنتا رہا، بڑی عجیب باتیں تھیں ❁ پھر میں یہاں سے اُٹھا، اپنے قبیلے میں آگیا، یہاں بھی دیکھا کہ ایک شخص ہے، اُس نے لوگوں کو اکٹھا کیا ہوا ہے، وہ بھی یہی کہہ رہا تھا: **اَحْمد نبی** (صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کی آمد کا وقت قریب ہے اور اُس نے بھی آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی باتیں بتائیں ❁ فرماتے ہیں: میں یہاں سے اُٹھا اور بَنُو قُرَیْظَہ میں چلا گیا، کیا دیکھتا ہوں؛ وہاں بھی لوگ جمع ہیں، نبیِّ دوجہاں، مکی مَدَنی سُلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی آمد کے تذکرے ہو رہے

ہیں۔ اِسی دوران اُن میں سے ایک شخص بولا:

قَدْ طَلَعَ الْكَوْكَبُ الْاَحْمَرُ الَّذِىْ لَمْ يَطْلُعْ اِلَّا بِخُرُوْجِ نَبِيٍّ وَّظُهُوْرِهٖ، وَلَمْ يَبْقَ اَحَدٌ اِلَّا اَحْمَدُ، وَهٰذِهٖ مُهَاجَرُهٗ

ترجمہ: وہ سُرخ سِتارہ جو صِرف و صرف کسی نبی کی وِلادت کے وقت ہی نکلتا ہے، وہ نکل چکا اور اب نبیوں میں صرف **احمد نبی** (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) ہی باقی ہیں، وہ تشریف لائیں گے اور یہ شہر (یعنی مدینۂ پاک) اُن کی ہجرت کا مقام ہے۔[1]

پُرنُور ہے زمانہ صُبحِ شبِ وِلادت
پَردہ اُٹھا ہے کس کا صُبحِ شبِ وِلادت
دِل جگمگا رہے ہیں، قسمت چمک اُٹھی ہے
پھیلا نیا اُجالا صُبحِ شبِ وِلادت
پیارے ربیع الاول تیری جھلک کے صدقے
چمکا دیا نصیبا صُبحِ شبِ وِلادت[2]

آخری نبی کی آمد کا ستارہ

حضرت حَسّان بن ثَابِت رَضِیَ اللہُ عنہ مشہور صحابیِ رَسول ہیں، آپ بھی مدینہ پاک ہی کے رہنے والے تھے، آپ فرماتے ہیں: میں 7 سال کا تھا، ایک مرتبہ رات کا پچھلا پہر تھا، اَچانک مدینے کی گلیوں میں ایک زور دار آواز گونج اُٹھی، لوگ اُس آواز کی طرف دوڑ پڑے، کیا دیکھتے ہیں کہ ایک یہودی ہے، پہاڑ پر کھڑا ہے، ہاتھ میں آگ کا شعلہ لیے ہوئے ہے، لوگ اُس کی زور دار آواز سُن کر اُس کے گِرد جمع ہو گئے، اب اُس نے بھرے مجمع میں ایک اِعلان کیا، بولا:

هٰذَا كَوْكَبُ اَحْمَدَ قَدْ طَلَعَ، هٰذَا كَوْكَبٌ لَا يَطْلُعُ اِلَّا بِالنُّبُوَّةِ، وَلَمْ يَبْقَ

---

1 ...دلائل النبوۃ للاصبہانی، الفصل الخامس ذکرہ فی الکتب المتقدمۃ...الخ، صفحہ: 40، رقم: 40 ملتقطاً۔
2 ...ذوقِ نعت، صفحہ: 93-96 ملتقطاً۔

مِنَ الْاَنْبِيَاءِ اِلَّا اَحْمَدُ

یعنی یہ احمد نبی (صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کا سِتارہ ہے۔ یہ ستارہ صِرف نبی کی وِلادت کے وقت ہی نکلتا ہے، دُنیا میں جتنے نبی تشریف لانے تھے، اُن میں سے صِرف اَحمد نبی (صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) ہی ہیں، جن کی ابھی وِلادت نہیں ہوئی (یہ ستارہ نشانی ہے کہ آج اُن کی وِلادت کی رات ہے)۔ (1)

شادِی رَچِی ہوئی ہے، بجتے ہیں شادِیانے	دُولہا بنا وہ دولہا صُبحِ شبِ وِلادت
عرشِ عظیم جھومے، کعبہ زمین چُومے	آتا ہے عرش والا صبحِ شبِ وِلادت
ہشیار ہوں بھکاری، نزدیک ہے سُواری	یہ کہہ رہا ہے ڈَنکا، صبحِ شبِ ولادت (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

شبِ وِلادت محافِلِ ذِکرِ مصطفےٰ

پیارے اسلامی بھائیو! اَوَّل تو یہ دیکھئے کہ اَہْلِ کتاب ستاروں کو دیکھ کر مَحْبوب صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادت کے وقت کو پہچان رہے ہیں، اِس سے پتا چلا؛ اللہ پاک نے پچھلی کتابوں میں مَحْبُوبِ ذِیشان صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا خُوب چرچا فرمایا ہے، تبھی تو یہ لوگ ❁ جبے سے خُون ٹپکتا دیکھیں تو مَحْبوب صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو پہچان لیتے ہیں ❁ ستارا طُلوع ہوتا دیکھیں تو مَحْبوب صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو پہچان لیتے ہیں ❁ کھجوروں والی زمین کو دیکھیں تو مَحْبوب صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو پہچان لیتے ہیں۔

پھر اِن روایات میں ایک اور پہلو سے غور فرمایئے! بعض دفعہ لوگ کہہ رہے ہوتے

1 ...دلائل النبوۃ للاصبہانی، الفصل الخامس ذکرہ فی الکتب المتقدمۃ...الخ، صفحہ:38، رقم:35 ملخصاً۔

2 ...ذوقِ نعت، صفحہ:97 ملتقطاً۔

ہیں کہ میلاد لوگوں نے خُود سے نکال لیا ہے، جب پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادتِ باسعادت ہوئی، کیا اُس وقت بھی کسی نے مِیلاد کیا تھا؟ جوابًا عرض ہے کہ ویسے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اُس وقت ❁ پُوری کائنات میں خُوشیاں ہی خوشیاں تھیں ❁ ستارے جھک رہے تھے ❁ کعبہ جُھوم رہا تھا ❁ فِرشتے مبارَک بادیاں لے کر حاضِر ہو رہے تھے ❁ عرش و فرش پر دُھوم ہی دُھوم تھی، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں نا:

عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ، فرش میں طُرفہ دُھوم دھام
کان جدھر لگائیے! تیری ہی داستان ہے (1)

وضاحت: عرشِ اَعْظَم پر بھی خوشیوں کا سماں ہے، زمین پر بھی دھوم دھام ہے، بس جدھر بھی کان لگائیں، آپ ہی کے چرچے ہیں۔

اگر کہا جائے اُس وقت خاص طَور پر انسانوں نے مِیلاد منایا تھا یا نہیں؟ تو دیکھئے! اُس وقت بہت سارے لوگ تو غیر مُسْلِم تھے، اللہ پاک کو، نبیوں کو مانتے ہی نہیں تھے، اُن سے ہمیں کوئی غرض نہیں ہے، ہاں! بہت سارے وہ لوگ جو پچھلی آسمانی کتابوں کو مانتے تھے، نبیوں پر ایمان رکھنے کا دعویٰ کرتے تھے، ہم نے روایت سُنی، یہ لوگ اپنے اپنے قبیلوں میں، پُورے مدینے میں جگہ جگہ ذِکرِ مصطفےٰ کی محافِل سَجائے بیٹھے تھے۔ اگرچہ بعد میں یہ اِیمان سے پھر گئے، البتہ! عین وِلادتِ مصطفےٰ کی رات مدینۂ پاک میں محافِلِ ذِکرِ مصطفےٰ سجی ہوئی تھیں اور ذِکرِ وِلادت بھی ہو رہا تھا۔

ہر جان منتظر ہے، ہر دیدہ رہ نگر ہے | غوغا ہے مرحبا کا صبحِ شبِ وِلادت

(1) ...حدائقِ بخشش، صفحہ:178۔

کس داب کس ادب سے، کس جوش، کس طرب سے	پڑھتے ہیں اُن کا کلمہ صبحِ شبِ وِلادت [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ماہِ میلاد کی آمد...!!مرحبا...!!

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ماہِ میلاد کی آمد آمد ہے اور اِس بار ماہِ میلاد یعنی ربیعُ الاَوَّل شریف ایک نئی شان کے ساتھ تشریف لا رہا ہے، جی ہاں...!! اِس بار پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا 1500 واں جشنِ وِلادت ہو گا۔

1500 واں جشنِ ولادت	مرحبا! صد مرحبا!	آئے شاہِ ختمِ نبوت	مرحبا! صد مرحبا!
آئے تاجدارِ رسالت	مرحبا! صد مرحبا!	آئے جہاں میں جانِ رحمت	مرحبا! صد مرحبا!
صاحبِ عظمت و شان و شوکت	مرحبا! صد مرحبا!	سب سے بڑی اللہ کی نعمت	مرحبا! صد مرحبا!
آمنہ چمکی تیری قسمت	مرحبا! صد مرحبا!	گود میں آئی ربّ کی رحمت	مرحبا! صد مرحبا!

1500 ویں جشن کی زیادہ دُھوم کیوں؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دُنیا بھر میں 1500 ویں جشنِ وِلادت کی دُھوم مچی ہوئی ہے۔ عاشقانِ رسول خُوش ہیں، کوششیں جاری ہیں کہ اِس بار پہلے سے زیادہ بڑھ چڑھ کر میلاد منایا جائے گا۔ اللہ پاک ہمیں توفیق نصیب فرمائے۔

ذِہنوں میں سُوال اُٹھ رہے ہوں گے کہ اگر 1500 واں جشنِ وِلادت ہے تو اس میں پھر اَنوکھی کیا بات ہے؟ میں عرض کرتا ہوں! دیکھیے! اللہ پاک فرماتا ہے:

وَلَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ﴿۴﴾	ترجمۂ کنزالعرفان: اور بیشک تمہارے لئے ہر

1...ذوقِ نعت، صفحہ: 98 ملتقطاً۔

پچھلی گھڑی پہلی سے بہتر ہے۔ | (پارہ:30، سورۂ والضحیٰ:4)

یعنی ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی پہلے سے یہ شان ہے کہ آپ اِنتہائی اُونچا رُتبہ رکھتے ہیں، جب سے اللہ پاک نے آپ کو پیدا فرمایا، تب سے اب تک آپ ہی سب سے افضل، سب سے اعلیٰ، سب کے آقا، سب کے حاجت روا ہیں۔

بَعۡد اَز خُدا بُزُرگ تُوئِی قِصَّہ مُخۡتَصر

پھر نہایت افضل واعلیٰ رُتبے کے ساتھ اللہ پاک نے آپ کو یہ شان بھی بخشی ہے کہ ہر لمحے آپ کے شانوں میں اِضافہ ہی اِضافہ ہوتا جارہاہے، ہر آنے والا لمحہ، ہر آنے والا سیکنڈ، ہر آنے والا منٹ آپ کی شانوں میں مزید سے مزید اضافہ کرتا چلا جارہا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ شانِ مصطفےٰ ہے۔ آپ اندازہ لگایئے! جن کی شانیں پہلے سب کے سب نبیوں سے بھی اُونچی ہیں، وہ مَحۡبُوب صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم جو رات کے ایک مختصر تَرِین حصّے میں عرش سے اُوپَر تک کا سَفَر کر کے، اللہ پاک کے قربِ خاص کی سب منزلیں طے کر کے واپس تشریف لا سکتے ہیں، جن کی رات کے مختصر لمحے کی پرواز اتنی زیادہ ہے، 1500 سالوں میں اِن کی شانوں میں کتنا اِضافہ ہو چکا ہو گا...؟

ہم صِرۡف اندازہ لگاسکتے ہیں، اِن کی شانوں کا حال یہ ہے کہ

تیرا وصف بیاں ہو کس سے، تیری کون کرے گا بڑائی
اِس گردِ سَفَر میں گُم ہے، جبریلِ اَمیں کی رَسائی

صِرۡف زمینی حقائق آپ کے سامنے رکھوں۔ ایک عالمی ریسرچ ادارے کی رِپورٹ کے مطابق صِرۡف یورپ میں (جہاں غیر مسلم حکومت ہے، وہاں) سالانہ 1 لاکھ اَفراد اِسلام

قبول کر کے غُلامیِٔ مصطفےٰ میں آتے ہیں۔
اب اَلحمدُ للہ! دُنیا میں ایک بڑی تعداد میں مسلمان ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس وقت دُنیا میں 2.6 اَرب مسلمان ہیں۔ یعنی دُنیا کا تقریباً ہر چَوتھا آدمی مسلمان ہے۔ یقیناً یہ 2.6 ارب مسلمان مل کر بھی کسی ایک صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ کے قدموں کی دُھول تک بھی نہیں پہنچ سکتے۔ مگر ہم صِرف تعداد کی بات کریں، حجۃُ الوِدَاع کے موقع پر تقریباً 1 لاکھ 24 ہزار صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم تھے، یعنی اُس وقت 1 لاکھ 24 ہزار دِل یادِ مصطفےٰ میں تڑپتے تھے، 1 لاکھ 24 ہزار زبانیں ذِکرِ مصطفےٰ کرتی تھیں، 2 لاکھ 48 ہزار کان ذِکرِ مصطفےٰ سُن کر سرور پاتے تھے۔ اب اَلحمدُ للہ! یادِ مصطفےٰ میں تڑپنے والے دِلوں، ذِکرِ مصطفےٰ کرنے والی زبانوں اور ذِکرِ مصطفےٰ سُن کر خوش ہونے والے کانوں کی تعداد میں 21 لاکھ فیصد اضافہ ہو چکا ہے۔
اللہ پاک کی بارگاہ میں اِن کی شانوں کا اِضافہ کتنا ہوا، اِس کا تو ہمیں عِلْم ہی نہیں ہے، ہم جو 1500 ویں جشن کی دُھومیں مچا رہے ہیں، یہ اُن نامَعلُوم شانوں کی بھی خوشی ہے اور ساتھ ہی ساتھ اس 21 لاکھ فیصد اِضافے کی بھی خوشی ہے۔ اللہ پاک ہمیں خُوب دُھوم دھام کے ساتھ 1500 واں جشنِ وِلادتِ مصطفےٰ منانے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نعت کولیکشن موبائل ایپلی کیشن

اے عاشقانِ رسول! اَلحمدُلِلّٰہ! دَعوتِ اسلامی کے *I.T* ڈیپارٹمنٹ نے ایک موبائل ایپلی کیشن لانچ ہے: جس کا نام ہے: *Naat Collection* (نعت کولیکشن) ❁ اس ایپلی کیشن

میں علمائے اہلسنت کی نعت شریف، کلام اور منقبت پر مشتمل 10 مشہور کتابیں شامل ہیں ❁ جن میں اپنے پسندیدہ کلام کو سرچ کرنے کے ساتھ انہیں آڈیو میں مختلف نعت خوانوں کی زبانی سُن اور ویڈیو دیکھ سکتے ہیں ❁ کسی بھی نعت یا کلام کو مائی کلیکشن (My Collections) فیچر میں محفُوظ کرسکتے ہیں ❁ اِس ایپ سے کسی بھی نعت یا شعر کو کاپی کر کے واٹس ایپ، فیس بک، ٹویٹر وغیرہ پر شیئر کیا جاسکتا ہے۔ یہ ایپ ڈاؤن لوڈ کریں اور اپنے دلوں کو ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی محبّت سے مُنوّر کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے ایک شرعی مسئلہ عرض کرتا ہوں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں پائی جانے والی غلط فہمی کی نشاندہی)

مسئلہ: لنگر شریف پھینکنا بے ادبی اور ضیاع کا سبب ہے۔

وضاحت: بعض مقامات پر لنگر تقسیم کرتے ہوئے ایسا انداز اپنایا جاتا ہے، جس سے لنگر شریف ضائع ہوتا ہے، مثلاً: ❁ چاول ❁ کھچڑا کی تھیلیاں ❁ جوس کے ڈبے ❁ مختلف قسم کی شیرینی وغیرہ کو عوام کی طرف اُچھال کر پھینکا جاتا ہے، ایسا نہیں کرنا چاہیے کہ یہ کھانے کی بے اَدبی ہے اور یُوں کرنے سے اس کے ضِیاع کا اَندیشہ ہے۔ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ❁ کھانے کا لُٹانا بے ادبی ہے اور بے ادبی محرومی ہے ❁ مال ضائع کرنا ہے اور یہ حرام ہے۔[1] لہٰذا لنگر شریف کو یوں تقسیم کیجیے کہ اس کی

[1] ... فتاویٰ رضویہ، جلد: 14، صفحہ: 112 بتغیر قلیل۔

بے حُرمتی وبے ادبی نہ ہو۔ اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی اَحْکام سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

چہرے سے کالے دھبّے دور کرنے کا روحانی علاج (وظیفہ)

یَا نُوْرُ

جو کوئی ہر نماز کے بعد دُعا کی طرح ہاتھ اُٹھا کر **15 بار** یَا نُوْرُ پڑھ کر ہاتھوں پر دَم کر کے چہرے پر پھیر لے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! چہرے سے کالے دھبّے ختم ہو جائیں گے۔ اللہ پاک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آئندہ جمعے کا عنوان

پیارے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! آئندہ جمعہ کو

یتیموں کا آسرا ہمارا نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

کے عنوان پر بیان ہو گا، تمام اسلامی بھائی وقت پر تشریف لائیں۔